روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | اتوار ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۳ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۳ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اُٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے، ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت میں اس کے لئے ایک لذت اور سرور نہ ہو؟ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵)

"غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اسی لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ کسل کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتے۔ پھر سوال یہی ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی اس مزے کو انہوں نے چکھا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۷)

فتنوں کا گہرا راز

"خدا تعالیٰ نے بہت گہرا راز فتنوں کا ہمیں سمجھا دیا کہ جب ابلیس نے اباء سے کام لیا تو اس کا اباء اس کا انکار در اصل اس کی انانیت کی گود میں پلا تھا پہلے اس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا مگر خدا سے بڑا نہیں۔ خدا کے مقرر کردہ امیر سے بڑا سمجھا۔ اس سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا۔"
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ربوہ۔ یکم نومبر (نامہ نگار خصوصی) آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے پڑھائی آپ نے خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۹۱ء پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مالمو (سویڈن) کی جماعت میں پیدا ہونے والے فتنہ کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ عقل کی کمی یا تقویٰ کی کمی سے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں طرح سے یہ جہالت کا کام ہے اور اس کے نتیجے میں صرف اندھیرے جنم لیتے ہیں۔ حضور نے فتنہ کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے یہ بنیادی اور نہایت اہم نکتہ بیان فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں چندہ دینے والا ہر فرد محض اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھ کر چندہ دیتا ہے۔ اس کا کوئی ذاتی مفاد سامنے نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس جماعت کا کوئی مفاد سامنے رکھتا ہے جس کا وہ ممبر ہے۔ اس لئے اس بارے میں کسی قسم کا سوال ذہن میں لانا ہی بہت بڑی جہالت اور گمراہی ہے۔ حضور نے فرمایا ساری عالمی جماعت کو اپنے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جس روشنی کو ہمارے لئے اتارا ہے اس کو کبھی بھی دوبارہ قیامت تک اُٹھنے نہیں دیں گے۔

خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ اور اسی سے مدد مانگو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"میں نے جنگ عظیم کا ایک واقعہ پہلے بھی کئی بار سنایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے وقت میں دہریہ بھی خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں جب جرمنی نے اپنی ساری طاقت جمع کر کے اتحادی افواج پر حملہ کر دیا تو انگریزی فوج پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی صورت اس کے بچاؤ کی نہ رہی۔ سات میل لمبی لائن تہ و بالا ہو گئی۔ کچھ حصہ فوج کا ایک طرف سمٹ گیا اور کچھ حصہ دوسری طرف۔ اور درمیان میں اتنا خلاء پیدا ہو گیا کہ جرمنی افواج وہاں سے گذر کر پیچھے سے حملہ کر کے تمام فوج کو تباہ کر سکتی تھیں۔ اسی وقت جرنیل نے کمانڈر انچیف کو اطلاع دی کہ یہ حالت ہے اور میرے پاس اتنے سپاہی نہیں کہ اس صف کو درست کیا جا سکے۔ یہ ایسی حالت تھی کہ وہ سمجھتے تھے آج ہماری تمام فوج تباہ ہو جائے گی اور انگلستان اور فرانس کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔ انگریزی کمانڈر انچیف نے اسی وقت وزارت کو تار دی کہ یہ وقت انتہائی بے بسی کا ہے۔ ہماری صف ٹوٹ چکی ہے اور ہر لحظہ تباہی کا خطرہ لاحق ہے۔ جب یہ تار پہنچا تو وزیر اعظم دیگر وزراء کے ساتھ مل کر کوئی مشورہ کر رہا تھا۔ اس وقت فوج نہ تو موجود ہی تھی۔ اور اگر موجود بھی ہوتی تو بروقت

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ نبوت ۱۳۷۰ ہش ۳ نومبر ۱۹۹۱ء

آیئے نیکیاں کریں

نیکی کرنے میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تاخیر کردی جائے تو نیکی کا خیال ہی دل سے نکل جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نیکی کا موقع ہی نہ رہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خیال بھی ہو۔ موقع بھی ہو لیکن استطاعت کم ہوگئی ہو اور اس طرح نیکی سے محروم رہیں۔ ان سب باتوں کی مثالیں آسانی سے ذہن میں آسکتی ہیں۔ اس لئے یہاں ایک ایک کر کے مثال دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ کہنا ضروری ہے کہ ان سب باتوں پر غور کرنا۔ اور غور کرتے رہنا بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ انجانے میں کوئی نیکی رہ نہ جائے۔

حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:-

"جذباتِ نفس پر قابو رکھ کے خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے۔

مساکین اور یتامیٰ کو مال دیوے قسم قسم کے طریقوں سے رضاجوئی اللہ تعالیٰ کرے۔ ایک وقت کا عمل دوسرے وقت کے عمل سے بعض دفعہ اتنا فرق رکھتا ہے کہ اول مہاجرین نے جہاں ایک مٹھی جَو کی دی تھی بعد میں آنے والا کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا دیتا تھا تو اس کی برابری نہ کر سکتا تھا۔ سائل کو دو۔ دُکھی کو دو۔ ذوی القربیٰ کو دو۔ نماز سنوار کر پڑھو مسنون تسبیح اور کلام شریف اور دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں بھی عرض معروض کرو۔ تاکہ دلوں پر رقّت طاری ہو، غریبی میں، امیری میں، مشکلات میں، مقدمات میں، ہر حالت میں مستقل رہو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ تقویٰ کا ابتدا دُعا، خیرات اور صدقہ سے ہے"

نیکی کے متعلق ایک اور اہم بات بھی ہمارے یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ کہ محض نیکی کا علم نیکی کرنے پر بہت کم لوگوں کو مائل کرتا ہے۔ اگر صرف نیکی کا علم ہی کافی ہوتا تو سب لوگ نیکیاں ہی نیکیاں کرتے۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ نیکوں کی صحبت میں رہو۔ اس میں بھی یہی راز ہے کہ انسان دُوسروں سے متاثر ہو کر جلد نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ کسی کا کہنا۔ کسی سے سُننا۔ کسی کو دیکھنا۔ یہ سب باتیں متاثر کرتی ہیں۔ نیکی کے لئے خاص طور پر۔ پس ہمیں چاہیئے کہ دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے رہیں۔ اور تلقین کرنے کا ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ بزرگوں کی طرف توجہ دلائیں۔ ان کی کہی ہوئی باتیں سامنے لائیں۔ مثلاً اگر ہم میں سے کوئی یہ کہے کہ فلاں نیکی کرو تو شائد اتنا اثر نہ ہو جتنا یہ کہنے سے کہ حضرت اقدس نے فرمایا ہے یا حضرت امام جماعت نے فرمایا ہے کہ یہ کرو یا وہ کرو۔ اسی لئے سیّدنا حضرت امام جماعت۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اپنے بچّوں کو خطبات سے جوڑیں۔ انہیں پتہ چلے کہ حضور نے کیا فرمایا ہے۔

مَیں جو کرتا ہوں تجھ سے بات کبھی
تُو بھی مجھکو جواب دیتا ہے
خواب دینا بھی کم نہ تھا لیکن
تُو تو تعبیرِ خواب دیتا ہے

ابوالاقبال

اُن کی نگہِ کرم یہاں تک تھی
وسعتِ دشت، دوجہاں تک تھی

کس طرح ہوگیا ہوں مَیں رُسوا
بات تو میرے رازداں تک تھی

رُوح کو بھی وہ لے گئے ہمراہ
پیشکش جسم اور جاں تک تھی

ذہن و دل نے بھی کام چھوڑ دیا
روک، پابندئ زباں تک تھی

نالۂ عندلیب گونج اُٹھا
بُوئے گل، صحنِ گلستاں تک تھی

بن گئی بات بات افسانہ
بات تو زیبِ داستاں تک تھی

مِل گئی مفت میں حیاتِ بقا
آرزو مرگِ ناگہاں تک تھی

آپ ٹھکرا کے مطمئن تو ہوئے
یہ طلب شوخئ بیاں تک تھی

گر پڑے میکدے کی چوکھٹ پر
دَوڑ اپنی تو بس یہاں تک تھی

تیرے سائے کو دیکھتا ہی رہا
یاد کی روشنی جہاں تک تھی

مَیں کسی کا خیال کیا رکھتا
مجھ کو اپنی خبر کہاں تک تھی

چھاؤں سے زندگی رہی محروم
دُھوپ ہی دُھوپ تھی جہاں تک تھی

خواہشِ منزلِ مراد نسیم
ہمتِ میرِ کارواں تک تھی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق گورداسپوری

امام وقت کی دعاؤں کے اثرات

دنیا میں اس وقت جماعت احمدیہ وہ خوش قسمت جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے امامت جیسی نعمت سے نوازا ہے اور اس امامت کی بے شمار برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت یہ بھی ہے کہ امام کی صورت میں تمام جماعت کو ایک ایسا وجود ملا ہے جو ہر دم ان کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود رہتا ہے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا ہے ان کے ہر دکھ درد میں شریک ہوتا ہے اور ہر احمدی اپنے کسی مشکل وقت میں اپنے پیارے امام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرکے اپنے دل کو اس یقین اور ایمان سے لبریز پاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے پیارے امام کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر اس کے لئے ضرور اس مشکل سے نجات کے سامان پیدا فرمائے گا۔ اس امر کا تجربہ ہر احمدی کی زندگی میں کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے۔

حال ہی میں الفضل مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۹۱ء میں مکرم میجر ریٹائرڈ اسلم حیات خان صاحب آف راولپنڈی کا نوٹ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ کس طرح ان کی ایک لڑکی سویڈن میں بچی کی پیدائش کے وقت سخت بیمار ہو گئی، اور ۳۲ گھنٹے تک ہسپتال میں بے ہوش رہنے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا۔ جب ان کی دوسری لڑکی نے جو جرمنی میں تھیں حضور کی خدمت میں فون پر لندن میں اپنی ہمشیرہ کی اس تشویشناک حالت کا ذکر کیا تو حضور ہمارے پیارے امام نے پورے وثوق کے ساتھ اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"آپ گھبرائیں نہیں کچھ بھی نہیں ہوگا اور تمہاری عزیزہ تندرست ہو کر گھر جائیگی"۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ بچی حضور کی دعاؤں کے طفیل صحتیاب ہو کر گھر واپس آئیں۔ ڈاکٹرز نے بھی اس کی شفایابی کو ایک معجزہ قرار دیا۔ حضور نے خود بھی جلسہ سالانہ لندن ۱۹۹۱ء کے موقع پر ۲۸ جولائی کی تقریر میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا۔

پس جماعت احمدیہ میں امامت ایک ایسی برکت ہے جس سے ساری دنیا اس وقت محروم ہے۔ حضرت فضل عمر قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) اس برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ جماعت پر حکومت مل گئی مگر خدا را غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے؟ کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے امامت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟ کوئی بھی فرق نہیں لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے گو ان کے لئے (غیر مبایعین کے لئے۔ ناقل) نہیں۔ تمہارا اسے فکر ہے درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولا کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔"

امام وقت کی دعاؤں کی قبولیت کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب امامت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارا پیارا امام ہر احمدی کے درد کو اپنا درد سمجھ کر دعا کرتا ہے اور جب تک اس احمدی کا درد دور نہیں ہو جاتا وہ بے چین اور بے قرار رہتا ہے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولانا نورالدین (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کے بارہ میں ایک واقعہ آتا ہے۔ کہ ایک رات ایک دوست آپ کے پاس آئے اور بڑے درد کے ساتھ بیان کیا کہ ان کی اہلیہ بچہ کی پیدائش کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے حضور اس کے لئے دعا کریں وہ یہ درخواست کر کے چلا گیا اور حضور اس کے لئے دعا میں مشغول ہو گئے خدا تعالیٰ کی قدرت کچھ دیر بعد اس کے گھر بچہ کی پیدائش نارمل حالت میں ہو گئی اور وہ چین سے گھر میں سوئے رہے۔ صبح کے وقت وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کے طفیل ان کی اہلیہ کی تکلیف دور فرما دی تھی اور بچہ کی پیدائش بآسانی ہو گئی تھی۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہوتا مجھے بھی رات کے وقت آکر اطلاع کر دی ہوتی تاکہ میں بھی سکون کے ساتھ سو سکتا۔ میں تو ساری رات تمہارے لئے دعا کرتا رہا۔

یہ ہے وہ درد۔ یہ ہے وہ کرب جو جماعت احمدیہ کے امام کو کسی احمدی کی تکلیف سن کر پہنچتا ہے اور اسے اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک اس تکلیف کے دور ہونے کی خبر نہیں سن لیتا۔ پس ایسے پیارے امام اور پاک وجود سے وابستگی اور اس کی دعاؤں سے فیض یاب ہونے کی آرزو اور تڑپ تو ہر احمدی کے دل میں ہر وقت موجزن رہنی چاہیئے اور ملاقات کے ذریعہ اگر ممکن نہیں تو خطوط کے ذریعہ اس سے ذاتی تعلق کا رشتہ قائم کرکے اپنے لئے فلاح اور کامیابی کی راہ تلاش کرنی چاہیئے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی فوری امر کے بارہ میں حضور کو بذریعہ خط کس طرح درخواست دعا کی جا سکتی ہے کیونکہ دعا تو حضور اس وقت کریں گے جب خط حضور کو مل جائے گا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرمایا کرتے تھے کہ میری دعا تو کسی دوست کے لئے اس وقت شروع ہو جاتی ہے جب وہ خط لکھ کر سپرد ڈاک کر دیتا ہے۔

چنانچہ اس امر کا تجربہ بھی بہت سے احمدیوں کو ذاتی طور پر حاصل ہوگا خاکسار اس ضمن میں اپنا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہے۔ خاکسار جب پہلی بار دسمبر ۱۹۵۲ء میں سیرالیون خدمت دین کے لئے گیا تو جنوری ۱۹۵۳ء میں میرا تقرر شمالی صوبہ کے ایک قصبہ مگبورکا میں کر دیا گیا۔ وہاں قریباً ۵۰ افراد پر مشتمل ایک پرانی جماعت تھی۔ ایک پرائمری سکول تھا۔ مشن ہاؤس کی ایک عمارت تھی مگر کچی اور نہایت خستہ حالت میں جس کے ایک حصہ میں ایک افریقن ٹیچر مع فیملی رہائش رکھے ہوئے تھا۔ کوئی سامان وغیرہ بھی نہیں تھا۔ بہرحال خاکسار وہاں گیا۔ دو کمروں کی صفائی وغیرہ کرائی جو ایک عرصہ سے مربی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے تھے مگر مچھر سے بچاؤ کا کوئی سامان پیدا نہ ہو سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصہ بعد خاکسار کو ملیریا بخار کا شدید حملہ ہوا جس سے خاکسار کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ سیرالیون میں ملیریا بخار کا جو اثر ہوتا ہے اور جسم میں جو نقاہت اور کمزوری ہو جاتی ہے اسکا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جن کو سیرالیون کے مچھر سے واسطہ پڑا ہو اور اس کی فضا میں سانس لینے کا موقع ملا ہو پھر مزید یہ ہوا کہ اس وقت مگبورکا میں نہ کوئی ہسپتال تھا اور نہ کوئی ڈاکٹر۔ ہسپتال مکینی شہر میں تھا جو مگبورکا سے قریباً ۸۰ میل دور تھا اور وہاں جانے کے لئے ایک دریا عبور کرنا پڑتا تھا۔ جس پر کوئی پل اس وقت نہیں تھا۔ لاریاں وغیرہ بھی ایک فیری (FERRY) یعنی کشتی کے ذریعہ دریا پر سے گزاری جاتیں جس کو آدمی کھینچتے تھے اس وجہ سے لاریوں کی دونوں جانب ایک قطار لگ جاتی اور دریا عبور کرنے کے لئے بعض اوقات دو دو تین تین گھنٹے لگ جاتے۔ بہرحال خاکسار نے جو علاج وہاں میسر تھا وہ کیا مگر بخار میں کمی نہ ہوئی بلکہ شدت اختیار کر گیا اور جب طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو احباب جماعت نے مشورہ دیا کہ مکینی جا کر ہسپتال سے علاج کروایا جائے۔ چنانچہ میں ایک لاری میں سوار ہو کر فری (FERRY) پر پہنچا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ خراب ہے اور درست ہونے پر چلائی جائے گی۔ اس انتظار میں قریباً تین گھنٹے لاری میں ہی پڑا رہا مگر وہ درست نہ ہوئی۔ آخر جب دیر ہو گئی تو خاکسار واپس مشن ہاؤس کے لئے چل پڑا۔ راستے میں سستانے کے لئے اپنے ایک احمدی دوست پا سنفا تلہ کے گھر آکر اس کے برآمدہ میں جو ہمک (HAMAK) لٹک رہا تھا اس میں لیٹ گیا (یہ رسیوں کا ایک قسم کا جھولا بنایا جاتا ہے جو دونوں طرف سے چھت کے ساتھ باندھا جاتا ہے اور انسان اس میں جھولتا رہتا ہے جس سے بہت آرام محسوس کرتا ہے۔ سیرالیون میں یہ چیز عام ہے) کچھ دیر وہاں آرام کرنے کے بعد آہستہ آہستہ مشن ہاؤس پہنچ گیا۔ اس حالت میں یکدم میرے ذہن میں آیا کہ کیوں نہ اپنے پیارے امام کو اپنی اس حالت سے آگاہ کیا جائے اور دعا کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایک خط حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کی خدمت میں تحریر کیا اور اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی اور

باقی صہ ۵ پہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

۱۹۶۴ء میں نائیجیریا سے میری واپسی سے چند روز قبل بھارت کا ایک وفد جو دو افراد پر مشتمل تھا اور دونوں مسلمان تھے نائیجیریا پہنچا۔ جب اس وفد کے آنے کی اطلاع پاکستانی ہائی کمیشن کو ملی تو ہز ایکسیلنسی نے مجھے یاد فرمایا اور اس سلسلے میں مجھ سے یہ کہا کہ کسی طرح کوشش کی جائے کہ اس وفد کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہو۔ میں نے گذارش کی کہ ابھی تک تو ان کے مقصد کا ہی علم نہیں ہے تو اس کی ناکامی کے لئے کوشش کس طرح کی جا سکتی ہے اگر وہ یہاں کچھ دوستوں سے ملنا چاہیں تو ان کی ملاقات میں رکاوٹ بننا مشکل ہے اور اگر وہ کسی جگہ نائیجیریا کے باشندوں کو خطاب کرنا چاہیں تو اس کی بھی انہیں کھلی اجازت مل جائے گی میں نے یہ تجویز پیش کی کہ موقعہ اس بات کا ہے کہ پاکستان کو اجاگر کیا جائے۔ ہز ایکسیلینسی سے میں نے درخواست کی کہ وہ مجھے پاکستان کی کوئی خبریں دیں میں اسے تفصیل کے ساتھ نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سسٹم پر نشر کروا دوں گا۔ کہنے لگا اس وقت تازہ خبر تو کوئی نہیں۔ میں نے کہا کہ تازہ نہ سہی کوئی عام حالات کے متعلق۔ کوئی اچھی سی خبر۔ جو پاکستانی تمدن یا ثقافت یا معاشرے سے تعلق رکھتی ہو وہ مجھے تیار کروا دیں۔ آپ کے پاس تو باقاعدہ اطلاعات آتی رہتی ہیں میں اسے فیچر آرٹیکل کے طور پر ریڈیو کو دے کر نشر کروا دوں گا۔ کہنے لگے اس وقت تو یہ بھی ممکن نہیں ہے لیکن آپ یہ کوشش کریں کہ وہ یہاں کے دوستوں سے مل نہ سکیں اور کسی جگہ تقریر نہ کر سکیں۔ یہ بات تو بہرحال میرے اختیار میں نہیں تھی میرے لئے ان دونوں باتوں کے سلسلے میں کوئی کوشش کرنا ممکن نہیں تھا اور حقیقت یہ ہے کہ ایک غیر سیاسی شخص ہونے کی وجہ سے میں ان دونوں باتوں کو پسند بھی نہیں کرتا تھا۔ وہ لوگوں سے ملیں۔ لوگوں سے خطاب کریں۔ لوگ ان کی پذیرائی کریں۔ اس سے ہمیں کیا نقصان پہنچتا ہے۔ بات تو یہ ہے کہ اگر وہ بھارت کی بات کرتے ہوئے پاکستان کی مخالفت کریں تو ہمیں ان کا جواب دینا چاہیئے اور پاکستان کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کر کے یہ بتانا چاہیئے کہ نائیجیریا کا تعلق پاکستان سے زیادہ گہرا ہے اور بھارت سے کم۔ لیکن اگر ہم یہ کوشش شروع کر دیں کہ وہ کسی سے مل نہ سکیں اور وہ کہیں لوگوں سے خطاب نہ کر سکیں یا لوگ ان کے لئے کوئی استقبالیہ اجلاس منعقد نہ کر سکیں اور انہیں پتہ چل جائے تو یہ پاکستان کے نام پر دھبہ ہوگا۔ یہ منفی قسم کی سیاست لوگ پسند نہیں کریں گے۔ بہرحال میں بھارتی سفارتخانے میں گیا اور وہاں سے اس وفد کے پروگرام کی ایک کاپی لا کر پاکستانی ہائی کمشنر صاحب کو دے دی۔ اس میں سب سے پہلے الحاجی شوڈینڈے کی رہائش گاہ پر عمائدین شہر سے ملنے کا پروگرام تھا اور اس کے بعد لیگوس کی سب سے بڑی جامع مسجد (وکٹوریہ روڈ) پر انہیں ایک استقبالیہ دیا جانا تھا جس کی صدارت ایوان نمائندگان کے ایک رکن آنریبل ایل جے دوسوموں نے کرنی تھی۔ الحاجی شوڈینڈے میرے بھی دوست تھے۔ انہوں نے دیگر دوستوں کے ساتھ خاکسار کو بھی دعوت دی کہ میں بھی چاہوں تو وفد سے مل سکتا ہوں اور ان کے گھر پر یہ ملاقات ہو سکتی ہے چنانچہ میں بھی اس میٹنگ میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس بھارتی وفد نے پاکستان کے خلاف ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی ہم آہنگی اور یک رنگی کی باتیں کرتے رہے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ بھارت کے مسلمان اور نائیجیریا کے مسلمان ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھتے ہوئے جہاں بھی کسی کی ضرورت پوری کی جا سکے پوری کرنے کے لئے تیار رہوں۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت کے مسلمان نائیجیریا کے نہ صرف مسلمانوں سے بلکہ تمام باشندوں سے بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں اس کے بعد جامع مسجد میں آنریبل ایل جے دوسوموں نے استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا۔ تو انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا کہ نائیجیریا کے مسلمانوں بلکہ سارے باشندوں کا دوستی کا ہاتھ دنیا بھر کے لوگوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آہستہ آہستہ ہم لوگ جنہیں دنیا بہت کم جانتی تھی اب سامنے آنے لگے ہیں اور دوسرے ممالک ہمارے ساتھ بھائی چارہ کی صورت میں مدد کرنے کے لئے تیار ہیں آنریبل ایل۔ جے دوسوموں سے دیرینہ تعلقات تھے۔ انہوں نے اس تقریب کی اختتامی تقریر کے لئے خاکسار کو دعوت دی چنانچہ میں نے بھی پاکستان کی طرف سے نائیجیریا کے باشندوں کی ہر ممکن مدد کا یقین دلایا اور کہا کہ زمانہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دنیا بھر کے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ اور امن کی زندگی بسر کریں۔

اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے وہ الحاجی شوڈینڈے کی رہائش گاہ کے سامنے لی گئی تھی۔ اس میں وفد کے دو ارکان اور بھارتی ہائی کمیشن کے دو ارکان شامل ہیں۔ دائیں طرف سے پہلے اور تیسرے تو وفد کے ارکان ہیں اور چوتھے اور بائیں طرف سے تیسرے بھارتی ہائی کمیشن کے ارکان ہیں۔ میرے دائیں طرف الحاجی شوڈینڈے کھڑے ہیں۔ یہ نائیجیریا کے ایک اچھے خاصے علم دوست شخص تھے ہمارے ساتھ ان کے گہرے مراسم تھے بلکہ جب حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر شروع شروع میں نائیجیریا میں تقریر کیا کرتے تھے تو الحاجی شوڈینڈے ان کی ترجمانی کرتے تھے یوروبا زبان میں "یقیناً" کا ترجمہ "ڈاجو ڈاجو" ہے اور یہ "ڈاجو ڈاجو" کا لفظ اکثر استعمال کیا کرتے تھے اس لئے حضرت نیر صاحب نے ان کا نام "مسٹر ڈاجو ڈاجو" رکھا ہوا تھا اور وہ نہایت پیار کے ساتھ ہمیشہ میرے پیارے ڈاجو ڈاجو" کہا کرتے تھے۔

ریڈیو پر اکثر علمی مضامین پیش کرتے تھے اور اسی طرح ٹی وی پر بھی۔ اگرچہ ٹی۔ وی وہاں بہت دیر سے آیا یعنی میری نائیجیریا سے واپسی ۱۹۶۴ء میں ہوئی اور ٹی۔ وی نے تقریباً اسی وقت نائیجیریا میں کام کرنا شروع کیا لیکن بہرحال اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی وہ ٹی۔ وی پر بھی علمی اور دینی مسائل سے متعلق تقاریر کیا کرتے تھے۔ انہیں پمفلیٹیر بھی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ مذہب کے متعلق چھوٹے چھوٹے پمفلٹ (پمفلٹ تو ہوتے ہی چھوٹے چھوٹے ہیں) شائع کیا کرتے تھے۔ ان کی ایک بیگم جو پہلے مسز اگیا جے کہلاتی تھیں اور ان سے شادی کے بعد مسز شوڈینڈے خاصی لکھی پڑھی عورت تھیں۔ مورل ری آرمامنٹ کے ایک سالانہ اجلاس میں انہیں CAUX (یوروپ) بھی جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ لیگوس میں وہ جسٹس آف پیس بھی تھیں اور تعلیمی حلقوں میں بھی ان کا بہت اثر تھا مسز شوڈینڈے احمدیہ مشن ہاؤس میں بھی اکثر آتی تھیں۔ اور دیگر تقاریب میں بھی ان کے ساتھ ملاقات بھی ہوتی تھی اور تعلیمی امور کے متعلق تفصیلی گفتگو بھی۔ پچھلی قطار میں دائیں سے تیسرے طرف الحاجی عبدالرحیم سمتھ کھڑے ہیں اور غالباً ان کے ساتھ بائیں طرف الحاجی شوڈینڈے کی ایک بیوی۔

الحاج عبدالرحیم سمتھ کے متعلق پہلے ایک تصویر کے سلسلے میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ آپ مسلم کونسل آف نائیجیریا کے صدر تھے۔ اور مغربی علاقے میں خاص طور پر مسلمانوں کی بہبود کے کاموں میں پیش پیش تھے حتیٰ کہ بعض اوقات حکومت اور مسلمانوں کے عوام الناس کے درمیان رابطے کا بھی کام دیتے تھے۔ نہایت وضعدار تھے رومی ٹوپی سر پر۔ ہاتھ میں چھڑی۔ اور انگریزی سوٹ کے ساتھ نکٹائی۔ یہ ان کا تشخص تھا اور ہمیشہ انہیں اسی لباس میں دیکھا گیا۔ ان کی موجودگی سے بھی اس اجلاس کی (یعنی ملاقات کے لئے اس اجلاس کی) اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ الحاجی شوڈینڈے نے کس کس قسم کے لوگ ملاقات کے لئے بلائے تھے۔ اب کوئی بتلائے کہ اس ملاقات کو کس طرح روکا جا سکتا تھا۔ اور اگر آنریبل ایل۔ جے۔ دوسوموں نے ان کے استقبالیہ کا انتظام کیا تھا تو اسے روکنے کے لئے بھی کوئی درست اور جائز طریق تو استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ البتہ یہ دیکھا گیا کہ استقبالیہ اجلاس شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ایک سرکلر لیٹر لوگوں تک پہنچایا جا رہا تھا جس کی ایک کاپی مجھے بھی ملی جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ استقبالیہ میٹنگ منسوخ ہو چکی ہے۔ جن لوگوں کو وہ سرکلر لیٹر نہ ملا وہ اسی استقبالیہ میٹنگ میں شرکت کیلئے جامع مسجد پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہاں لوگ مسجد کے باہر تو گھوم پھر رہے تھے لیکن استقبالیہ کا وہاں کوئی اہتمام نہیں تھا۔ کچھ دیر کے بعد انہیں پتہ چلا کہ یہ سرکلر جعلی تھا۔ آنریبل دوسوموں بھی آ گئے اور دیگر جن لوگوں کو مدعو کیا ہوا تھا وہ بھی وہاں پہنچ گئے اور یہ استقبالیہ میٹنگ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد کی گئی وہاں میں نے سنا کہ لوگ آپس میں گفتگو کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی ہائی کمشنر کے کسی فرد نے یہ جعلی نوٹ جاری کیا ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی یہ بات درست تھی یا غلط لیکن گفتگو کرتے ہوئے لوگ ذکر اسی بات کا کرتے تھے۔ کہ اور بھلا کس کا کام ہو سکتا ہے۔ خیر جو بھی ہوا میٹنگ کامیاب رہی اور اس میٹنگ میں آنریبل

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد

ضروری اور اچھی باتیں

بزرگوں اور دانش وروں کی باتوں میں ایک خلوص ہوتا ہے اور حکمتوں سے معمور ہوتی ہیں۔ لمبے تجربوں کا نچوڑ ان باتوں میں ہوتا ہے۔ ان کا سننا اور پڑھنا اور ان پر عمل کرنا انسانی زندگی کو سنوارنے اور خوبصورت بنانے میں ان کا مؤثر کردار ہوتا ہے۔ ہمیشہ ہر ذی عقل اور فکر مند اپنے مستقبل کو بہتر بنانے اور ہر لحاظ سے خوشتر دیکھنے کی تمنا میں بزرگوں سے نصیحت حاصل کرنے کی درخواست کرتا ہے کبھی ان سے لکھواتا ہے اور پھر ان کو اختیار کرنا اپنے لئے سعادت اور برکت کا باعث سمجھتا ہے۔ ایسی ہی کچھ اچھی باتوں پر مشتمل ایک خط کی نقل خاکسار کے پاس محفوظ تھی۔ نہ معلوم یہ نقل مجھ تک کیسے پہنچی۔ بہرحال کاغذات کی پھولا پھالی میں جب اس نقل پر نظر پڑی اور اسے دو ایک بار پڑھا تو دل چاہا کہ ان اچھی اور ضروری اور مفید باتوں اور قیمتی نصائح سے قارئین الفضل بھی متمتع ہوں۔ ایک بزرگ اور دانشور کی تحریر کردہ ہیں۔

یہ نقل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے ہمیشہ راضی رہے) کے خط کی نقل ہے جو ستمبر ۱۹۷۲ء میں آنمکرم نے اپنے ایک عزیز "پیارے اعجاز" کو نیویارک (امریکہ) سے لکھا۔ دو ایک بار خاکسار نے اس خط کو پڑھا۔ بہت لطف اٹھایا وطن میں رہنے اور عزیزوں سے ملنے کی خوشی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ اور وطن سے باہر رہنے اور عزیزوں سے ملنے کی تمنا اور پرسکون زندگی بسر کرنے اور اطمینان کے حصول کے لئے دعا کی ضرورت اور شادی خانہ آبادی کے تعلق کا دور تک اثرات کا ذکر۔ بہت مؤثر انداز میں حضرت چوہدری صاحب نے اپنے اس خط میں کیا ہے۔ احباب اس خط کو پڑھیں۔ لطف اٹھائیں اور حضرت چوہدری صاحب کے لئے دعا کریں۔ وہ ہر لمحہ اور موقع پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے خود بھی کوشش کرتے اور اپنے عزیزوں کو بھی تلقین کرتے اور ایسے مواقع کو اچھے انداز میں نیک باتوں کی طرف توجہ دلانے میں صرف کرتے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ جب تک ہر شخص اچھے انداز میں ادا نہیں کرتا وہ سوسائٹی کو تہذیب و تمدن کے اعلیٰ اصولوں پر گامزن ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔ مستقبل کو امن و سکون اور راحت و اطمینان سے مزین کرنا ہے تو یہ فریضہ خلوص نیت سے ادا کرنا سب کا فرض ہے۔

لیجئے حضرت چوہدری صاحب (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) اور آپ کے درجات بلند فرمائے کا خط۔ جو ذیل میں درج ہے اسے پڑھیں۔ دیکھیں کن کن باتوں کو آپ اپنا رہے ہیں اور کس قدر سکون و امن کی راہ پر گامزن ہیں۔ آپ اپنے ماحول کو کس حد تک خوبصورت بنانے میں کوشاں ہیں۔ مزید کیا کر سکتے ہیں؟

خاکسار محتاج دعا
شیخ مبارک احمد

نیویارک
۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

آپ کو اپنی تنہائی کا ممکن ہے ایسا شدید احساس نہ ہو جس قدر مجھے آپ کی تنہائی کا احساس ہے۔

اہل ایمان کی ہر حالت قرب الٰہی کے حصول میں ممد ہونی چاہیئے۔ وطن میں عزیزوں کے درمیان اطمینان کی حالت میں ہو تو اللہ تعالیٰ کے شکر اور اس کی حمد سے دل و دماغ معطر رہیں تو کس قدر خوش قسمتی ہے۔

وطن سے باہر عزیزوں سے جدا غیر مانوس معاشرہ میں بے آرامی اور پریشانی کی حالت ہو تو اللہ تعالیٰ سے حفاظت تسکین مشکلات کے رفع ہونے اور اطمینان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دل و دماغ جھکے رہیں تو وطن سے دوری باعثِ برکت اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہو جاتی ہے۔

اے اللہ۔ اے میرے پروردگار۔ میرے محبوب اور مقصود۔ میں تیرا عاجز بے کس بے بس بندہ ہوں صرف تو ہی میرا سہارا اور مونس اور غمخوار ہے۔ میں تجھ سے تیری ہی رضا کا طلبگار ہوں۔ تو اپنے رحم سے ہر مرحلے پر میری دستگیری فرما اور اپنے سوا کسی کا محتاج نہ ہونے دے۔

۲۵ ستمبر۔ آپ نے رہائش اور کھانے کے انتظام کے متعلق مشکلات کے سلسلے میں ذکر کیا تھا کہ آپ کے بعض دوست جنہوں نے یہاں شادی کر لی ہے بہت آرام میں ہیں۔ بطور واقعہ کے یہ ضرور درست ہوگا کیونکہ آپ نے اپنا مشاہدہ بیان کیا تھا۔ لیکن شادی کے معاملے میں بعض امور کا مدِنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

اوّل۔ شادی ایک عارضی سہولت کا انتظام نہیں کہ ٹھیک چلا تو (اللہ تعالیٰ کی حمد) اور اگر ٹھیک نہ چلا تبدل لیا۔

دوسرے۔ اگرچہ یہ تعلق دو افراد کے درمیان قائم ہوتا ہے لیکن دو افراد تک محدود نہیں ہوتا۔ میاں بیوی۔ ان کے والدین۔ اقربا ملنے جلنے والے سب اس سے متاثر ہوتے ہیں اور اولاد تو بعض لحاظ سے میاں بیوی کی نسبت بہت بڑھ کر اثر پذیر ہوتی ہے۔ اس لئے شادی کے متعلق غور و فکر کرتے وقت ان سب پہلوؤں کو مدِنظر رکھنا لازم ہے۔

پہلے فریقین ہی کو لیں۔ سب سے اہم عنصر جس پر غور لازم ہے وہ دین ہے میرے دین اور دینی اقدار پر اس رشتے کا کیا اثر ہوگا؟

حضرت ابوہریرہؓ کی روائت ہے کہ رشتے کے انتخاب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اہم امر دین کی حفاظت ہے۔

نکاح کے اعلان میں جن آیاتِ کریمہ کی حضورؐ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور جن کی تلاوت حضورؐ کی سنت کی اتباع میں اب تک کی جاتی ہے اُن میں سے ایک میں یہ تنبیہ ہے۔ (چاہیئے کہ انسان فکر کرے کہ مستقبل پر کیا اثر پڑے گا) شادی کے متعلق فیصلہ کرنے میں جذبات کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ نہایت احتیاط اور غور و فکر کے بعد اور اللہ تعالیٰ سے ہدائت طلب کرتے ہوئے فیصلہ کیا جائے۔ نیت نہایت نیک اور صاف ہونی چاہیئے اپنی۔ دوسرے فریق کی۔ اولاد کی حقیقی بہبودی مدِنظر رہنی چاہیئے۔ وہی تعلق راحت اور اطمینان کا موجب ہو سکتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ کیونکہ سب خوشیوں۔ خوشحالیوں اور کامرانیوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ باقی سب فریب نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ہر مرحلے پہ آپ کا حافظ و ہادی و ناصر ہو۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ایک لڑکے کو اس وقت پوسٹ کرنے کے لئے ڈاکخانہ بھجوا دیا یہ رمضان کا آخری دن تھا اور اگلے روز عید تھی۔

خدا تعالیٰ کی قدرت خط پوسٹ کرنے کے کچھ عرصہ بعد مجھے بخار میں کمی محسوس ہونے لگی۔ طبیعت بھی سنبھلنے لگی اور شام تک خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار ٹوٹ چکا تھا۔ تاہم کمزوری باقی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے عید الفطر پڑھانے کی بھی توفیق عطا فرما دی۔

یہ ہے وہ تاثیر جو خدا تعالیٰ نے ہمارے امام کی دعاؤں میں رکھی ہے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ احمدی جو ان دعاؤں سے حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے جن عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کا وعدہ جماعت سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ کیا ہے وہ سب حضرت امام کی کامل اطاعت اور اس سے وابستگی کے ذریعہ ہمیں مل سکتی ہیں۔ اگر ہم امامت کو جو حبل اللہ کا درجہ رکھتی ہے مضبوطی سے تھامے رہیں گے تو ہم ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہتے ہوئے اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

بقیہ صـ۴ سے آگے

ایل۔ جسے دو سوموں نے نہ صرف بھارت کے مسلمانوں سے بلکہ پاکستان کے مسلمانوں سے بھی اس بات کی اپیل کی کہ نائیجیریا ایک نیا آزاد شدہ ملک ہے اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ نائیجیریا کے تمام باشندوں سے ہم آہنگی اور یک رنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور دونوں ممالک جس رنگ میں بھی ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہوں وہ کرنا ان کا اخلاقی فرض ہونا چاہیئے جس طرح بھارت نے اپنا یہ خیر سگالی کا وفد یہاں بھیجا ہے۔ اسی طرح نائیجیریا سے بھی بھارت اور پاکستان وفد جانے چاہئیں۔ تاکہ ایک دوسرے سے ملاقات کے نتیجے میں تعلقات بڑھیں اور ایک دوسرے کے قریب آ کر ساری دنیا کے لئے ایک مثال بن جائیں کہ دنیا بھر کے لوگوں کو کس طرح دنیا میں امن کی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی۔ اے پاس کرنے والے کو نوکری دے گی۔ مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ، کامل گورنمنٹ اور لا انتہا خزائن کی مالک ہے۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو۔ وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے وہ تواب بھی ہے ستّی بھی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منیر احمد جاوید۔ لاہور

یادِ رفتگان

۱۴ جولائی ۱۹۹۱ء کو میری والدہ وفات پاگئیں۔ میری والدہ نے جس طرح سے ہم بہن بھائیوں کی پرورش کی وہ ایک یادگار داستان ہے۔

ہم بفضلہ تعالیٰ ۱۰ بہن بھائی ہیں۔ اتنے بڑے خاندان کی تعلیم و تربیت اور نان و نفقہ کا بندوبست کرنا کوئی آسان کام نہ تھا جبکہ میرے والد محترم جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ملٹری میں ملازم تھے اور کوئی خاص آمد نہ تھی۔ اپنی سروس کی وجہ سے زیادہ تر مختلف شہروں میں ان کی پوسٹنگ رہتی تھی اور یوں گھر کے نظام کو چلانا مکمل طور پر والدہ کی ذمہ داری ٹھہری۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس صبر آزما دور کی تصویر کشی کروں۔ لیکن! میری آہنی عزم اور عالی حوصلہ ماں نے ہر طرح کے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہماری تربیت و تعلیم کے لئے ہر قربانی پیش کی۔

ایک دفعہ میری تعلیم کے سلسلہ میں داخلہ فیس کا مسئلہ پیش آیا۔ ہمارے ایک رشتہ دار جو فوت ہو چکے ہیں ہمارے گھر آئے تو والدہ نے بر سبیل تذکرہ اظہار کیا۔ انہوں نے کہا "اسے پڑھا کر کیا کرو گی، اسے کسی کام پر لگا دو۔" میری محسن و مشفق ماں نے ان صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ لیکن میری پڑھائی بند نہ کروائی نہ جانے کس طرح سے میری داخلہ فیس کا بندوبست کروایا۔ حقیقت تو یہ ہے آج جب ہمیں والدین بن کر والدین کی عظمت کا احساس و شعور ہوا اور نئے جذبے کے ساتھ ان کی خدمت کو دل چاہا وہ تو ہر طرح کی خدمتوں کے احسان کا بوجھ اتار کر اپنے حقیقی محسن کے پاس جا بسیں۔ اور ہمیں اپنی جنت کمانے کا موقع نہ مل سکا۔

ایک دفعہ خاکسار سخت بیمار پڑ گیا۔ اتفاق سے ہمارے ایک اور عزیز رشتہ دار (وہ بھی فوت ہو چکے ہیں) ہمارے گھر تشریف لائے۔ والدہ نے میری بیماری اور اپنی بےبضاعتی کا اظہار کیا۔ عزیز رشتہ دار نے کہا "خدا سے دعا مانگو" اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ وہ اکثر ان دونوں واقعات کا اظہار کیا کرتی تھیں۔ اگرچہ ان دونوں واقعات میں والدہ کا اظہار بزبانِ حال کسی مدد کا تقاضا کر رہا تھا۔ تاہم آپ نے واضح طور پر مدد نہیں مانگی۔ ہاتھ نہیں پھیلایا۔

خاکسار غالباً آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ جب میرے والد محترم ریٹائر ہو گئے اور یوں مالی حالات اور بھی مخدوش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم بہن بھائیوں پر بڑا عظیم احسان ہے کہ ماں کی طرح ہمارے والد صاحب محترم بھی بڑے عالی ہمت اور محنتی تھے۔ محنت کرنا اور ہر طرح کے حالات سے صبر کے ساتھ نمٹنا یہ وہ صافی دودھ تھا۔ جو ہمارے والدین نے جرعہ جرعہ کر کے ہمیں پلایا تھا۔

والد صاحب محترم نے مزدوری کی سبزیاں بیچیں اور اسی طرح کے کام کر کے ہمیں پروان چڑھایا۔ اگر یہ کہوں خون جگر سے انہوں نے اپنے اس گلشن کو سینچا تھا تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔

شاید یہی وہ شدید احساس تھا جس نے مجھے ایف اے کے بعد تعلیم بذریعہ کالج جاری نہ رکھنے پر مجبور کیا تاکہ دُور کی مسافتیں طے کرنے والے برہنہ پا محسنوں کے چھالوں پر شبنم کے چند ٹھنڈے قطرے تو گرا سکوں...... میں نے ایک انشورنش کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ اس سلسلہ میں مجھے روزانہ ربوہ سے سرگودھا جانا پڑتا تھا۔ یہ سفر بذریعہ ٹرین ہوتا تھا ع

مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا

میری منتظر ماں سراپا انتظار بنے گاڑی کے وقت پر اپنے باہر کے دروازے کی دہلیز پر کھڑے میرا انتظار کرتی تھیں۔ یہ انتظار بعض دفعہ کئی گھنٹوں تک رہتا تھا کیونکہ گاڑی پسنجر تھی اور اکثر لیٹ ہوتی تھی۔ جب تک میں پہنچ نہ جاتا وہ کھڑی رہتیں اور کھانا نہ کھاتیں۔ ع

کس کو ہوگا بعد تیرے آہ میرا انتظار

اپنی امی کے بے شمار اوصاف میں سے نکھر کر سامنے آنے والے اوصاف ان کی عالی ہمتی، ان کا بے مثال صبر، ان کا شاندار ایثار اور صلہ رحمی اور بچوں پر شفقت اور قناعت پسندی تھی۔ ان میں سے ہر صفت پر پوری پوری کتاب تحریر کی جا سکتی ہے۔ یہ ان کی عالی ہمتی ہی تھی کہ شوہر کی غیر موجودگی میں گھر کے پورے نظام کو پوری ذمہ داری کے ساتھ تنِ تنہا چلائے رکھا۔ اور وہ بھی نہایت نامساعد مالی حالات میں کیکر کے درختوں کی خاردار شاخوں کو اکٹھا کر کے کھانا پکانا۔ خوبصورت کڑھائی کے ذریعہ کچھ مالی انتظامات کرنا اور ہر حالت عسر و یسر میں خدا پر قناعت کرنا ہمارا مکان جو کہ دراصل ہمارے نانا جان کا مکان تھا اس کی دیواریں کچی تھیں۔ اور بارش و سیلاب کی وجہ سے اکثر گر جاتی تھیں۔ ایک کنال پر محیط اس گھر کی دیواریں اور چھتیں ہم اپنی والدہ کی زیر نگرانی دوبارہ تعمیر کیا کرتے تھے۔ وہ سارا سارا دن انتھک کام کیا کرتی تھیں ہم جوان ہونے کے باوجود جلد تھک جایا کرتے تھے۔

پھر وہ زمانہ بھی آیا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنا گھر دے دیا۔ دو بیٹیاں اور ۳ بیٹے انگلستان اور جرمنی چلے گئے خدا تعالیٰ نے اس باہمت خاتون کی دعاؤں کو سنا اور راحت و آسائش کی دیوی اس گھر پر مہربان ہو گئی لیکن افسوس! وہ اس راحت و آسائش کے دور سے بہت کم فیضیاب ہو سکیں۔

مثالی ساس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹۔ اگست ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لنڈن میں میری والدہ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا۔

"بہت سے ایسے واقعات میرے علم میں ہیں۔ ایسی ساسیں جن کی بہوئیں ان کو دعائیں دیتی ہیں اور ان کا گھر خدا کے فضل سے جنت نشان بن جاتا ہے۔ ایسی ہی ایک نیک خاتون ابھی کچھ عرصہ پہلے لاہور میں فوت ہوئیں۔ ہمارے منیر جاوید صاحب جو جلسہ سالانہ میں بڑی اچھی آواز میں نظم پڑھا کرتے تھے ان کی والدہ ہیں ان کی بہو مجھے ملنے آئی تو ذکر کرتے ہی اس قدر روئی، اس قدر اس کی آواز گلوگیر ہوئی کہ منہ سے بات نہیں نکلتی تھی میں حیران تھا کہ ساس فوت ہوئی ہے اور اتنا عرصہ بھی گذر گیا۔ دو یا تین مہینے جتنے بھی تھے۔ یہ کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی۔ وہ کیسی ساس تھی۔ اس نے مجھے ماؤں سے زیادہ پیار دیا ہے اور میری کمزوریوں کو اس طرح نظر انداز کرتی تھی جیسے مجھ میں کوئی کمزوری کبھی تھی ہی نہیں اور اس کی وجہ سے میری ساری زندگی اس کے لئے دعا بن گئی ہے اور میں ہمیشہ اس کو دعاؤں میں یاد رکھوں گی۔ آپ بھی اس کے لئے دعا کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۹۱ء ص ۳)

والدہ محترمہ کی بیماری کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت ہومیو نسخے تجویز فرمائے۔ دعا بھی کی ان کی وفات کے بعد ان کی ایک بہو عزیزہ بشریٰ جو ہمارے بھائی مبارک احمد مقیم انگلستان کی بیوی ہیں جب حضور کو یہ اطلاع کرنے گئیں تو فرمایا "میں نے دعا کی تھی لیکن مجھے یہ بتایا گیا کہ تقدیر غالب رہے گی"۔ نیز فرمایا "خوش نصیب ہو تم بہوئیں جنہیں ایسی ساس نصیب ہوئی"۔

اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے۔ بے حساب بخشش کا سلوک کرے اور ہمارے صبر و ثبات کو قائم و دائم رکھے۔

صفیہ بیگم

جھوٹی آن

اکثر عورتیں زیور یا کپڑے مانگ کر اپنی بڑائی دکھلانا چاہتی ہیں۔ اور ہمیشہ اس کے بد نتائج نکلتے ہیں۔

اسی طرح ہماری ایک ملنے والی بھی عقیقہ کی تقریب میں جانے کے لئے ایک دن کے وعدہ پر کچھ زیور لے گئیں۔ امی انکار نہ کر سکیں کیونکہ وہ کوئی غیر نہ تھیں۔ ایک دن تو کیا ایک ہفتہ بھی گذر گیا۔ دل میں خدشات جنم لینے لگے کہ کہیں وہ زیور ان سے گم نہ ہو گیا ہو کیونکہ ایسی تقریبات میں زیور کہیں گر بھی سکتا ہے۔ یہ کوئی بعید نہیں خود اپنے آپ سے بھی یہ نقصان ہو سکتا ہے۔ پھر تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ بھی لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی چیزیں دوسروں سے مانگ کر استعمال نہیں کرنی چاہئیں جن میں صرف نمائش کا پہلو نکلتا ہو ورنہ جائز ضرورت پوری کرنے کے لئے تو ہمیں ایک دوسرے کی مدد کا سہارا لینا پڑتا ہے

خیر ایک ماہ ہونے کو تھا کہ یہ راز کھلا کہ عقیقہ کی تقریب تو بخوبی انجام پائی مگر واپسی پر وہ میزبان عورت جو اسکی بیٹی کی نند تھی ان کے ساتھ ہی اپنی ماں کے گھر آ گئی تاکہ وہاں اپنے بھتیجے کی سالگرہ کی تقریب میں شریک ہو سکے۔ غرضیکہ اسطرح وہ عورت جتنے روز ٹھہری زیور کی واپسی میں اتنی ہی دیر ہوتی گئی۔ کیونکہ دونوں گھروں میں آنا جانا لگا رہا۔

آخر جب زیور واپس کرنے کا مرحلہ آیا تو اس کے لئے اسے مزید جھوٹ کا سہارا لینا پڑا۔

اس میں مجھے بہت ہی پریشان کن بات یہ بھی لگی کہ ہر بار اسکی بیٹی اسکے ساتھ ہوتی۔ وہ اپنی ماں کی غلط بیانی کا کتنا برا تاثر لے رہی ہوگی۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۷۰ میں عطاء المجیب ولد چوہدری محمد رشید قوم — پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عطاء المجیب ۲۱-۱م سکیم Ace سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر۱۔ ڈاکٹر آفتاب احمد وصیت نمبر ۱۸۶۸۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد رشید وصیت نمبر ۲۲۷۸۴۔

مسل نمبر ۲۸۱۷۱ میں ناصرہ لطیف زوجہ چوہدری لطیف احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۹-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۱۰،۰۰۰ روپے بصورت زیورات طلائی ۱۲ تولہ جو کہ فروخت کر دیئے ہیں۔ (۲) زیورات طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۷،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ناصرہ لطیف مکان نمبر ۹ گلی نمبر ۶ جہانگیر پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اسلم ولد چوہدری ثناء اللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ تنویر احمد ولد چوہدری محمد صدیق شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۸۱۷۲ میں نگہت پروین بنت حفیظ احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نگہت پروین بنت حفیظ احمد محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حفیظ احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مشتاق احمد چچا موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۷۳ میں امۃ الحیٔ زاہدہ بنت محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۷ تحریک جدید ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۴-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

امداد کے لئے نہیں پہنچ سکتی تھی۔ بے شک یورپ کا مذہب عیسائیت ہے لیکن اگر اس کی چھان بین کی جائے تو وہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہے۔ اور اہل یورپ درحقیقت مادہ پرست اور دہریہ ہیں۔ لیکن اس وقت مادہ پرست یورپ جس کی نگاہ کبھی خدا تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھتی۔ اس کی ایک زبردست مادہ پرست حکومت کا سب سے بڑا سردار جو اپنی طاقت و قوت اور شان و شوکت کے گھمنڈ میں مست رہتا تھا۔ اس نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ظاہری مدد نہیں جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا سکے۔ اس لئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا آؤ۔ خدا سے دعا کریں کہ وہ ہماری مدد کرے چنانچہ وہ سارے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ کیا تعجب ہے کہ انکی دعا ہی کے نتیجہ میں وہ تباہی سے بچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ ہر ایک کی دعا سنتا ہے خواہ وہ دہریہ ہو یا مشرک۔ ہاں جب وہ انبیاء یا ان کی جماعت کے مقابلہ میں ہوتے ہیں اس وقت بے شک ان کی دعا قبول نہیں ہوتی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۲۹ء)

الفضل کو اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ڈائریکٹوریٹ جنرل ایگریکلچر (فیلڈ) پنجاب۔ لاہور

ڈیزل ٹیوب ویل سب سڈی سکیم ۹۲-۱۹۹۱ء

نہ واپس ہونے والی مالی امداد

علاقہ ہائے سیلابہ بارانی، سکارپ ۲، اے وششماہی نہر اور سالانہ نہر کی ٹیل کے رقبہ جات کے زمینداروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو پنجاب گورنمنٹ کی ڈیزل ٹیوب ویل سب سڈی سکیم کے تحت ڈیزل ٹیوب ویل لگوانے کے خواہشمند ہیں۔

سب سڈی کی شرح و دیگر کوائف حسب ذیل ہونگے

۱۔ **شرح سب سڈی:**

بارانی رقبہ	(۲۰،۰۰۰) بیس ہزار روپے	ہر ساز کے ٹیوب ویل کیلئے
سیلابہ رقبہ	(۱۸،۰۰۰) اٹھارہ ہزار روپے	
نہری رقبہ	(۱۶،۰۰۰) سولہ ہزار روپے	

۲۔ موزونیت برائے گرانٹ۔

(ا) ایسے زمیندار جن کی حد ملکیت کم از کم ۲.۵ ایکڑ ہے ایک کیوسک ٹیوب ویل کے لئے درخواست دے سکتے ہیں ۳/۴ اور ۱/۲ کیوسک کے لئے زیادہ سے زیادہ حد ملکیت ۳۰ اور ۱۵ ایکڑ علی الترتیب ہونی چاہیئے۔ سرکاری اراضی کے پٹہ دار جن کی بقایا میعاد دس (۱۰) سال ہو اس رعایت کے مستحق ہونگے۔ ان کے لئے زمین کی حد وہی ہوگی جو ملکیت کی صورت میں رکھی گئی ہے۔ جہاں ٹیوب ویل لگانا درکار ہو وہ زمین مجموعی بلاک (COMPACT BLOCK) میں ہونی چاہیئے۔

(ب) ایک کھاتہ کے جملہ حصہ داران واحد مالک متصور ہونگے اور ایک سے زائد حصہ دار کی صورت میں تمام کھاتہ داروں کو مشترکہ حیثیت سے درخواست دینا ہوگی۔

- درخواست مجوزہ فارم پر دینا ہوگی۔
- فارم برائے درخواست ضلع کے ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر (ویل ڈرلنگ) کے دفاتر سے مفت دستیاب ہے۔
- درخواست داخل کرنے سے پہلے محکمہ مال کے متعلقہ اہلکاروں سے ملکیتی رقبہ قسم زمین تصدیق کروانا لازمی ہے۔ سالانہ نہر کے رقبہ کے ٹیل پر واقع ہونے کی صورت میں تصدیق محکمہ نہر کا متعلقہ افسر کرے گا۔
- درخواستیں ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے نام ہونی چاہئیں اور اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر (ویل ڈرلنگ) کے دفتر میں داخل کروانا ہونگی۔
- نامکمل درخواستیں وصول نہ کی جائیں گی۔
- درخواست گذارنے کی آخری تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۹۱ء مقرر کی گئی ہے۔

ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچر فیلڈ پنجاب ۲۱، آغا خان روڈ لاہور
(مرسلہ وکالت زراعت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پاکستان میں نجکاری کی پالیسی کامیابی سے جاری ہے اور اس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوں گے۔ اس طریقے سے جو رقم حاصل ہو گی اس سے غیر ملکی قرضے ادا کئے جائیں گے اور ملکی معیشت کو مستحکم بنایا جائے گا۔ کوآپریٹو اداروں کے بحران کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رقموں کی فوری ادائیگی کا سلسلہ جاری ہے اور چھوٹے کھاتہ داروں کو بہت جلد رقوم کی ادائیگی مکمل ہو جائے گی۔

○ یورپی اقتصادی برادری کے وفد نے کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور بھارتی مظالم کی سخت مذمت کی ہے یورپی برادری کے وفد نے سپیکر کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں قابض فوج کی وحشیانہ کارروائیوں سے امن قائم نہیں ہوگا۔ انہوں نے کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کی اور پاکستان کے مؤقف کی اصولی تائید کی۔

○ لاہور ریلوے اسٹیشن کے قریب بم کا زبردست دھماکہ ہونے سے ایک شخص ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکہ سیون اپ چوک میں پان سگریٹ فروش کے کھوکھے کے اندر ہوا۔ دھماکے کی شدت سے قریبی ہوٹل کی چھت گر گئی۔ چار زخمیوں میں سے دو کی حالت نازک ہے۔

○ امریکی امداد ایٹمی پروگراموں اور طیاروں کی خریداری کے لئے پاک امریکہ مذاکرات ۱۲، نومبر کو اسلام آباد میں ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق مزید ایف ۱۶ طیاروں کی سپلائی کو امریکی امداد سے مشروط کر دیا جائے گا۔

○ لاہور میں بم کے دھماکہ سے ہلاک ہونے والی عورت کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے ۵۰ ہزار روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ مرنے والی گداگر تھی۔

○ جئے سندھ (ترقی پسند گروپ) کی اپیل پر اندرون سندھ میں مکمل طور پر اور شہری علاقوں میں جزوی طور پر ہڑتال ہوئی۔ تین روزہ ہڑتال کی یہ اپیل ایم کیو ایم کے طارق جاوید کی قائمقام وزیراعلیٰ کے طور پر تقرری کے خلاف کی گئی تھی۔ پنجاب سے آنے والے دو ٹرکوں کو آگ لگا دی گئی۔ ٹریفک بند رہی۔ سینما گھروں میں تالے پڑے رہے۔ ٹرانسپورٹ معطل رہی دادو میں محکمہ آبپاشی کے دفتر میں دھماکہ ہوا۔ مورو میں ایک آئل ٹینکر کو آگ لگا دی گئی۔ واپڈا کی گاڑی بھی جلا دی گئی۔ ٹنڈو آدم میں اہم سرکاری عمارتوں پر پولیس کے دستے متعین رہے۔ سکھر میں ویگن کو نذر آتش کر دیا گیا۔ متعدد مقامات پر دھماکے ہونے کی بھی خبریں ملی ہیں۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے لاہور میں مولانا شاہ احمد نورانی سے ملاقات کی۔ نوابزادہ نصر اللہ بھی ملاقات کرنے گئے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ۵ نومبر کو ٹنڈو الہ یار جائیں گی۔

○ بی سی سی آئی کو مسلم کمرشل بنک میں مدغم کرنے کی تجویز مسترد کر دی گئی ہے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے قائمقام امیر مولانا اجمل خان نے کہا ہے کہ ہم خیال سیاسی جماعتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔

○ وفاقی حکومت پنجاب کو چار لاکھ ٹن سے زائد گندم فراہم کرے گی۔

○ سیدہ عابدہ حسین کی امریکہ میں بطور سفیر تقرری کو جمیعت اہلحدیث کے سیکرٹری نے عدالت عالیہ میں چیلنج کر دیا ہے۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ ایک عورت کو امریکہ میں سفیر بنا دیا گیا ہے مگر علماء خاموش ہیں۔

○ جمیعت اہلحدیث کے قائد ساجد میر نے کہا ہے کہ امریکہ نے مطلب پورا ہو جانے کے بعد مظلوم افغانوں سے منہ پھیر لیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ فلسطینی اور اسرائیل میڈرڈ میں علیحدہ بات چیت پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس بات چیت میں مستقل مذاکرات کے لئے صرف جگہ کا تعین کرنے پر بات ہو گی۔ اتوار کے روز تاریخ میں پہلی بار فلسطینی اور اسرائیل براہ راست بات چیت کریں گے۔

○ اسرائیل کے وزیراعظم میڈرڈ مذاکرات کے بعد وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے واپسی پر فلسطینیوں سے مذاکرات پر آمادگی کی تصدیق کی۔ اسرائیل کے نائب وزیر خارجہ نے بھی کہا ہے کہ میڈرڈ میں دوطرفہ مذاکرات پر اسرائیل راضی ہے۔

○ اسرائیل نے مسلسل چوتھے دن بھی جنوبی لبنان پر فلسطینی ٹھکانوں پر حملے جاری رکھے۔ اقوام متحدہ کی امن فوج کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیل کے توپخانے نے زبردست بمباری کی۔

○ مقبوضہ عرب علاقوں میں اسرائیلی سیکیورٹی فورسز نے مقبوضہ عرب علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ یہ کرفیو ایک سترہ سالہ فلسطینی کی شہادت کے بعد لگایا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے ایک احتجاجی جلوس پر فائرنگ کر کے متعدد افراد کو زخمی کر دیا۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کمبوڈیا میں جنگ بند کرنے کے معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ اس معاہدے کے تحت ۱۳ سالہ خانہ جنگی ختم ہو گئی ہے اور اب اقوام متحدہ کے زیر نگرانی عام انتخابات بھی ہوں گے۔

○ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے کہا ہے کہ عربوں اور اسرائیل کے درمیان اس ہفتے کے آخر میں براہ راست بات چیت شروع ہو جائے گی۔

اور محلے سنسان ہو گئے ہیں۔

○ کپواڑہ میں بھارتی فوج کی اندھا دھند فائرنگ سے ۵۰ افراد کے شہید ہو جانے کی خبر ایک بھارتی اخبار نے شائع کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

بچوں کے سامنے تو ہر وقت محتاط رویہ ہونا چاہیئے تاکہ وہ کسی غلط بات کی تقلید نہ کریں

ہمیں اس طرح کی برائیوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ جھوٹی آن کی خاطر یہ انمول مراسم نفرتوں کی بھینٹ نہ چڑھیں جو سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

-/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الحئی زاہدہ کوارٹر نمبر ۱۷ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۲۷۹۹ گواہ شد نمبر۲۔ صوفی خدا بخش عبد زیروی ولد گوہر دین دار النصر غربی ربوہ۔

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور — ربوہ کراچی — فون ۶۰۶ / ۶۰۷

پتہ